عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

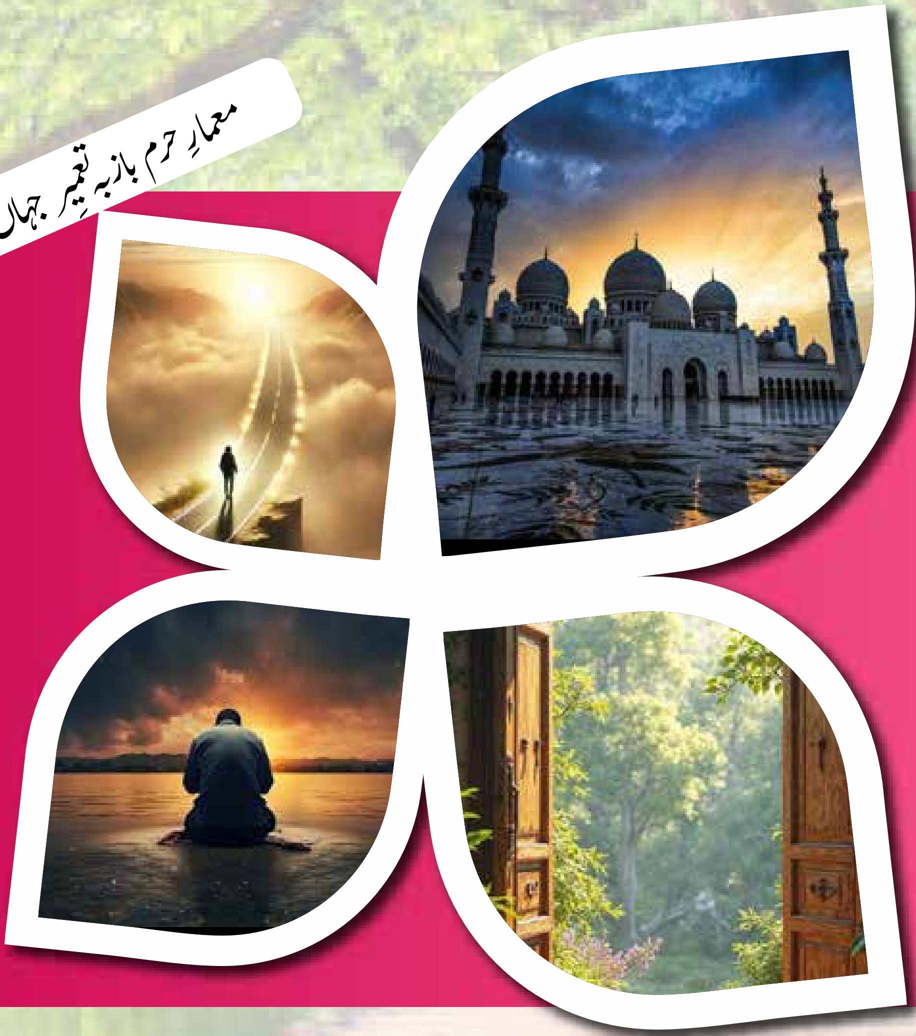

ماہنامہ

تربیت

TARBIYAH

مئی ۲۰۲۵

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیت
TARBIYAH

Monthly e-magazine for lifelong learning & holistic development

مئی 2025 ذوالقعدۃ 1446ھ

امت کے نوجوانوں کے نام

امّتِ محمدیہ کے نوجوانو! السّلام وعلیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی خیر وسلامتی کی دعاؤں کے ساتھ آپ سے اس لیے مخاطب ہیں کہ آپ اس قوم وملک کا اور سب سے بڑھ کر امّتِ محمدیہ کا سرمایہ ہیں، امیدہیں، مایوسی کے اندھیروں میں روشنی کی کرن ہیں۔

عزیز بیٹوں اور بیٹیوں! آپ کو کائنات کی عظیم ہستی کے حوالے سے مخاطب کیا ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا یہ حوالہ کتنا پیارا اور کتنا اہم ہے۔ اس خیال سے دل کتنا مسرور ہوتا ہے کہ ہم اس پیارے نبی کی امّت ہیں جن پر ہزار بار نثار ہونے کو جی چاہتا ہے۔ جی ہاں میری اور آپ کی محبوب ترین ہستی نے فرمایا "دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے" یہ دینا کیا ہے؟ یہ صرف مال کا دینا نہیں ہے۔ دنیا کو دینے والی چیزیں بہت سی ہیں۔ نظریہ IDEOLOGY تہذیب CIVILIZATION ثقافت CULTURE اقدار VALUES زندگی کا مقصد MISSION OF LIFE

امّتِ مسلمہ دنیا کو یہ سب دینے کے لیے بھیجی گئی ہے لینے کے لیے نہیں۔ لیکن ہم یہ سب دنیا کو دے نہیں رہے بلکہ دنیا سے لے رہے ہیں۔ ہماری متاع ہم سے چھینی جارہی ہے اور ہمیں اس کا احساس ہی نہیں۔ ہم سب کی محبوب ترین ہستی نے یہ بھی فرمایا

"جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ ان ہی میں سے ہوگا" (ابوداود)

کیا کبھی کسی بھی مذہب کے ماننے والوں نے عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ منائی؟ ہم کیوں دوسرے مذاہب کے تہوار، ایّام، انداز واطوار، طور طریقے رسوم ورواج اپناتے ہیں نہ صرف اپناتے ہیں بلکہ اس پر اپنا وقت اور سرمایہ برباد کرتے ہیں۔ فلسطین کے معذور مجاہد رہنما شیخ احمد یاسین شہید نے کہا تھا، "اسرائیل اور فلسطین کی جنگ ایک نکتہ پر ہے وہ ہم سے ہمارا نوجوان چھیننا چاہتے ہیں اور ہم اپنے نوجوان بچانا چاہتے ہیں۔ اگر وہ چھیننے میں کامیاب ہوگئے تو جیت ان کی اور ہم بچانے میں کامیاب ہوگئے تو جیت ہماری۔ آج وقت نے ثابت کردیا کہ وہ اپنے بچوں کا نہ صرف ایمان بچانے میں کامیاب ہوگئے بلکہ ایسی ایمانی قوت پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے کہ ان کا بچہ بچہ جان کی پرواہ کیے بغیر قبلہ اول کی آزادی کے لیے ہر قسم کی قربانی دیتے دیکھا جاسکتا ہے۔ عزیزو! نوجوانوں کو چھینا کس طرح جارہا ہے؟ کیا انھیں پکڑ کر ان کے نام بدلے جارہے ہیں؟ نہیں!!! وہ ہمارے جوانوں کی جوانی، ان کے جذبے، ان کا talent ان کی will power ان کا potential ان کی اقدار اور ان کا وقت چھین رہے ہیں۔ ہمیں جان لینا چاہیئے freedom of expression of thoughts, women rights, human rights صرف اصطلاحات کا کھیل ہے ہمیں گمراہ کیا جارہا ہے۔ چوڑی، سڑکیں، بلند وبالا عمارتیں بل کھاتے پلیہ ترقی کی معراج نہیں۔ یہ دنیا غربت، جہالت، بھوک، بے حیائی، فحاشی، دہشتگردی کی معراج پر پہنچ چکی ہے انسانیت ختم ہورہی ہے اور دنیا کی "مہذب" اقوام کی سفاکیت عیاں ہوچکی ہے۔ آپ اس امت کا حصہ ہیں جو دنیا کو lead کرنے کے لیے بھیجی گئی ہے۔ آپ کو اپنی تہذیب، اقدار اور روایات کا محافظ بننا ہوگا نیکی اور بدی، خیر وشر کے پیمانوں کو بچانا ہوگا، نہ صرف بچانا ہوگا بلکہ دنیا کو متعارف بھی کرانا ہوگا۔ آپ کو اس دنیا میں جینا ہے اور اسلامی شعائر کے ساتھ جینا ہے آپ ہی کو دنیا کو بتانا ہے کی جو اصولِ زندگی آپ کے پاس ہیں وہی دنیا میں امن قائم کرسکتے ہیں، انسانیت کو بچا سکتے ہیں۔ مختصراً یہ کہ اس دنیا اور آنے والی نسلوں کو بچا سکتے ہیں۔ آپ کے دل حبِ رسول سے منور ہیں اسے اپنے اعمال میں ڈھال لیجیے۔ اپنی روایات کو فخر سے اپنائیے۔ مسلم دشمنوں کی صرف اشیاء کا ہی بائیکاٹ نہیں کرنا بلکہ ان کے رسوم رواج طور طریقوں کا بھی بائیکاٹ کرنا ہوگا اور اپنی روایات کو فروغ دینا ہوگا۔

عزیزو! اگر آپ نے ایسا کرلیا تو روزِ محشر محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیاری مسکراہٹ آپ کا استقبال کرے گی (ان شاءاللہ) اور اس مسکراہٹ پر ایسی ہزاروں زندگیاں قربان۔

والسلام

نزہت منعم ۔ پرنسپل کیمپس 3

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرت نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارف کتاب
- تاریخ

القرآن

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُوۡنَ۔

بے شک ایمان والے کامیاب ہوگئے۔ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ (سورہ المومنون 1،2)

الحدیث

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بندے اور (اس کے) کفر کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔" (ترمذی)

نماز اور اپنا جائزہ:

کیا میں پانچ وقت کی نماز کا/کی پابند ہوں؟	ہاں	نہیں
کیا میری نماز خشوع وخضوع والی ہے؟	ہاں	نہیں
کیا میں گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا/کرتی ہوں؟	ہاں	نہیں

آئیں فلاح کی طرف، آئیں کامیابی کی طرف

کلمہ پڑھنے کے بعد انسان کے مسلمان ہونے کی سب سے بڑی نشانی نماز کی پابندی کرنا ہے۔ کیونکہ باقی تمام عبادات ہر وقت اور ہر ایک پر فرض نہیں جیسے زکواۃ صاحب نصاب پر سال کے بعد فرض ہوتی ہے، روزہ سال کے بارہ مہینوں میں سے صرف ایک مہینے (رمضان) میں فرض ہے، حج صاحب استطاعت پر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے، اس لیے یہ تمام عبادات مسلمان کی نمایاں نشانی اور کھلی پہچان نہیں بن سکتیں صرف نماز ایک ایسی عبادت ہے جو دن رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ اور یہ مسافر پر، مقیم پر، تندرست پر، بیمار پر، امیر پر، غریب پر، حاکم پر، محکوم پر، مرد پر اور عورت پر سب پر فرض ہے۔ یہ حالت امن میں بھی فرض ہے اور حالت خوف (جہاد و قتال) میں بھی فرض ہے۔ اس لیے نماز ایک مومن مسلمان کی نشانی علامت اور پہچان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرتا آپ اسے کلمہ پڑھانے اور عقائد و ایمانیات سکھلانے کے بعد سب سے پہلے نماز کی تلقین کرتے تھے اس کے علاوہ قرآن پاک میں بھی متعدد مقامات پہ نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے

وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرہ، 43)

"اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کرو۔"

اس کا مطلب نماز میں فلاح اور کامیابی ہے اگر ہم بچوں کی کامیابی کے خواہشمند ہیں تو ہمیں بچوں کو حی علی الصلاح حی علی الفلاح یعنی آؤ نماز کی طرف آؤ کامیابی کی طرف راغب کرنا ہوگا اور نماز کا پابند بنانا ہوگا۔ آپ نے دیکھا ہوگا جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں تو اکثر نماز کے وقت والد یا والدہ کے ساتھ آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اپنی سمجھ کے مطابق چھوٹے چھوٹے ایکشن کرتے ہیں کبھی تو اپنے کھلونوں کی بھی جماعت کرواتے ہیں۔ یہ منظر دل کو کتنا بھلا لگتا ہے لیکن جوں جوں بچے بڑے ہوتے ہیں تو نماز سے بے رغبت اور لاپرواہ نظر آتے ہیں اور پھر یہ ایک مستقل صورت اختیار کر جاتی ہے اسی سلسلے میں ذیل میں چند تجاویز دی جا رہی ہیں جو کہ بچوں کو نماز کا پابند بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

1 پہلے خود نماز کی پابندی کریں

اگر بچے کی صحیح تربیت کرنا مقصود ہو تو پھر والدین کو چاہیے کہ وہ بچے کے لیے عملی نمونہ بنیں اور خود نماز کی پابندی کریں خاص کر والد حضرات کو چاہیے کہ اپنے بیٹوں کو مسجد ساتھ لے کر جائیں۔ والدین کو تربیت کے لئے ہر مرحلے پہ یہ بات ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ اگر بچوں کو نیک پروان چڑھانا چاہتے ہیں تو خود نیکی پہ قائم رہنا ضروری ہے۔

2 اللہ دیکھ رہا ہے

أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ

ترجمہ "کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھ رہا ہے" (سورۃ العلق)

جب آپ اپنے بچوں کی تربیت اس آیت کی روشنی میں کریں گے تو آپ کے بچے آپ کی عدم موجودگی میں بھی نماز پڑھیں گے، یعنی آپ بچوں میں اخلاص کو فروغ دے کر ان کے اندر اللہ کے لیے محبت کی فکر پیدا کریں تاکہ بچے آپ کے ڈر سے نہیں بلکہ اللہ کی محبت، اس کی تعظیم، اس سے ڈر اور امید میں نماز قائم کریں۔

3 بار بار تاکید کریں

دس سال کی عمر میں بچے کو بار بار نماز کی طرف متوجہ کرنا چاہیے۔ ترمذی کی حدیث نمبر 407 کا مفہوم ہے

سات سال کی عمر سے بچے کو نماز کی تلقین کرنا اور یاد دہانی کرانی چاہئے اور دس سال میں اگر وہ نہ پڑھے تو نہ پڑھنے پہ اس کو سزا دینی چاہئیے۔

صرف پانچ سال محنت کر لیں پھر پوری زندگی کے لیے آپ کی اولاد نماز کی پابند ہو جائے گی۔ تھکے اور مایوس ہوئے بغیر یاد دہانی ضروری ہے جیسے سورہ العصر میں نیکی کی تلقین اور صبر کی تاکید اہل ایمان کے لئے ضروری ہے۔

4 حوصلہ افزائی اور انعام

نماز پڑھنے والے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں، ان کی تعریف کریں، انھیں انعام دیں، ان کی پسندیدہ کھانے کی چیز بنا کے دیں تاکہ نماز میں ان کی دلچسپی بڑھے۔

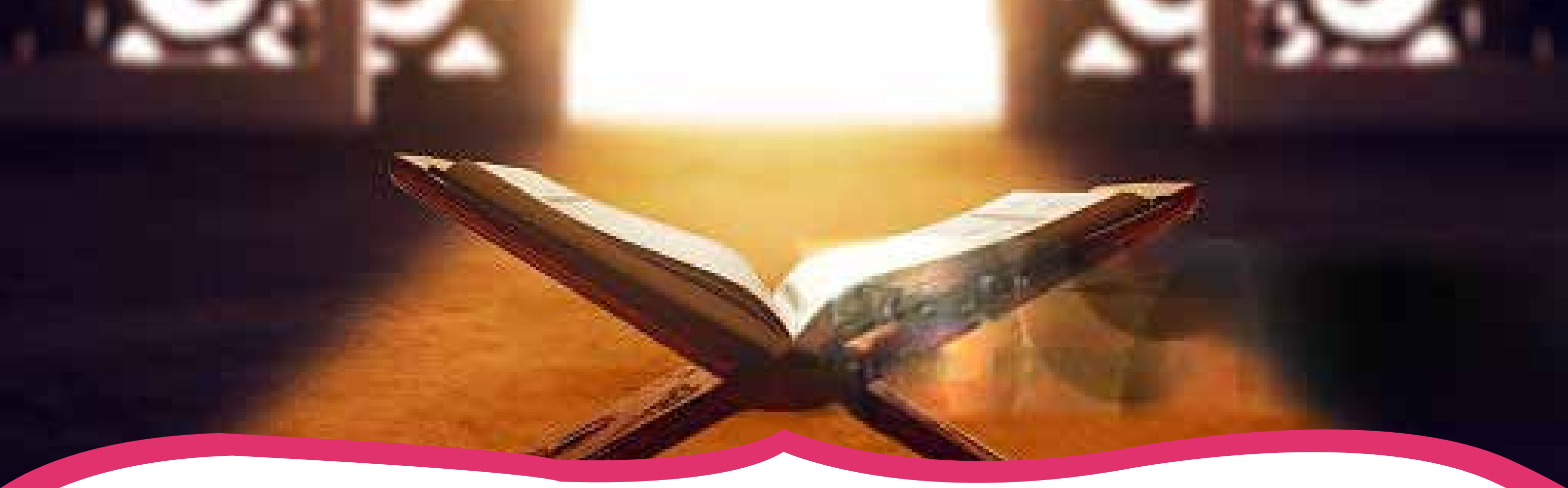

5 والدین خود بھی کثرت سے نماز کا پابند ہونے کی دعا مانگیں

اگر بچے ٹین ایج میں پہنچ گئے اور بچوں کو نماز کا پابند بنانے کا وقت گزر گیا اور عملی اقدامات نہیں کیے گئے تو بھی اللہ کہ رحمت سے مایوس نہ ہوں اور دعا کو اپنا ہتھیار بنالیں۔ نماز کی تلقین کرتے رہیں۔ تشہد کے آخر میں پڑھی جانے والی دعا کثرت سے مانگا کریں

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ () رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

اے میرے پروردگار! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے رب! دعا قبول کر پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو اُس دن معاف کردینا جب حساب قائم ہوگا (سورہ ابراھیم: ۴۰-۴۱)۔

6 نماز کے ذریعے وقت کی پابندی حاصل ہوگی

اپنے بچوں کے شعور میں یہ بات ڈال دیں کہ نماز کی پابندی سے ہم وقت کے پابند بھی ہو سکتے ہیں اور جب ہم وقت کے پابند ہوں گے تو ہمارے روزمرہ کے کام بھی آسانی سے وقت پہ ہونگے اور جب کام وقت پہ ہونگے تو ہمیں دنیاوی کامیابی بھی حاصل ہوگی۔

7 والد اور والدہ دونوں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ ماں باپ دونوں کی ذمہ داری ہے اور بروز قیامت ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا لہٰذا نماز کے بارے میں دونوں اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ بچوں کو باور کرادیں کے پہلے نماز بعد میں کوئی اور بات۔

8 اپنے ارد گرد رہنے والے بچوں کو بھی نماز کی تاکید کریں

ہمیں چاہیئے کہ ہمارے ارد گرد جو بچے رہائش پذیر ہیں ان میں ہمارے پڑوسیوں کے بچے اور عزیز و اقارب کے بچے بھی ہو سکتے ہیں انھیں بھی محبت سے نماز اور نیکی کی تلقین کریں کیونکہ انہی بچوں کے ساتھ ہمارے بچوں کا بھی روز وشب کا کچھ حصہ گزرتا ہے ایک طرح سے ہم اپنے ہی بچوں کو ایک صحت منداور سازگار دینی ماحول فراہم کر رہے ہونگے۔

9 بچوں کو اچھی محفل میں لے کر جائیں

اپنے بچوں کو ایسی محفل کا حصہ ضرور بنائیں جس میں انھیں نیک لوگوں کی صحبت میسر آئے، جہاں نیکی کی تلقین کی جائے اور نماز کی اہمیت کے بارے میں بار بار تلقین کی جائے لڑکوں کو عموماً یہ موقع جمعہ والے دن میسر آجاتا ہے۔

10 نیکی کا ماحول

نیکی کا مجموعی ماحول فراہم کرنا اور اس کی کوشش کرنا بھی والدین کے ذمہ داری ہے۔ وقتاً فوقتاً نماز سے متعلق گفتگو کریں اس کے فوائد اور دن میں پانچ بار اللہ سے ملاقات کا تصور دیں۔

تحریر: کنول شہزادی کیمپس 20

Poem: Guiding Hearts In Prayer

To help your child find peace and pray,
Make it a habit, day by day.
Lead with love and show the way,
In gentle moments, kneel and say:
“Let’s talk to Allah, together, dear,
With open hearts, no need for fear.
In every prayer, be calm and still,
And trust in His grace, His love, and His will.”
A quiet moment, a whispered plea,
Teach them faith and what it means to be.
For prayer is more than jus t a chore,
It's a connection, forever and ever more.

TARBIYAH

سلسلہ: ہم سے پوچھیے

سوال

السلام علیکم۔

ٹین ایج میں بچوں میں بہت سی ذہنی، جسمانی اور فکری تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ۔ اس وقت بچوں کو ہینڈل کرنا ایک مشکل کام ہوجاتا ہے کیونکہ بچے اپنے آپ کو خود مختار سمجھنے لگتے ہیں اور والدین کی بات بھی نہیں ماننا چاہتے ۔ ان تبدیلیوں کے ساتھ ان کو کیسے ہینڈل کیا جائے ؟

جواب :

وعلیکم السلام۔

ٹرانزیشن کا یہ وقت بچوں کے لیے بھی ایک حساس اور مشکل وقت ہوتا ہے۔ ان کے اندر آنے والی بہت سی تبدیلیاں ان کے لیے بھی نئی ہوتی ہیں اور وہ خود بھی بہت سی چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے میں والدین کے لیے اہم ہوتا ہے کہ وہ بچوں کے اندر آنے والی ان تبدیلیوں کو accept کریں، ان کو ان کی عمر کے حساب سے ڈیل کریں، اور ان کے ساتھ وہ طریقہ تربیت اپنائیں جو ان کے لیے مؤثر ہو۔

اس عمر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کو ہماری ضرورت نہیں رہی اور بچے بھی، جیسا کہ آپ نے کہا، خود کو آزاد اور خود مختار سمجھتے ہیں۔ لیکن در حقیقت انہیں والدین کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ بس ان کی توقعات بدل جاتی ہیں۔ اب وہ چاہتے ہیں کہ بچوں کی طرح ان کو ٹریٹ نا کیا جائے بلکہ بڑوں کی طرح معاملہ کی جائے۔ عمومی خیال کے برعکس اس وقت ان کو **emotional support** کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی۔ کوئی ان کی سنے، ان کو سمجھے اور درست طریقے سے ان کو گائیڈ کرے۔ کیونکہ وہ بہت ساری نئی چیزیں بھی ایکسپلور کر رہے ہوتے ہیں تو اس رہنمائی کی ضرورت انہیں رہتی ہی ہے۔

ان کے شوق اور دلچسپی کی سرگرمیاں بھی تبدیل ہو رہی ہوتی ہیں۔ ایسے میں والدین کو چاہیئے کہ وہ کم از کم ان چیزوں سے آگاہ رہیں جو ان کے بچوں کی دلچسپی کی ہیں۔ ان چیزوں میں حصہ لیں، ان سے بات کریں اور ان کے خیالات سے آگاہ رہیں۔ اس طرح والدین کا اور بچوں کا تعلق بنا رہتا ہے۔

بچے اس عمر میں مختلف چیزیں ایکسپلور کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہر چیز سے ان کو منع کیا جائے تو انہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہیں ہر بات سے منع کر دیا جاتا ہے یا ان پر اعتماد نہیں کیا جاتا۔ بچوں کو سیدھا 'نو' کہنے کے بجائے ان سے مکالمہ کریں۔ ان کا نقطہ نظر جانیں، کسی بھی چیز کے فائدے اور نقصانات سے آگاہ کریں، اپنی ترجیح بھی بتائیں اور انہیں فیصلہ کرنے دیں۔ اس طرح ان کی لرننگ ہو گی اور ان کی قوت فیصلہ میں بھی اضافہ ہو گا۔ ان کو اتنی اسپیس دیں کہ وہ جس بھی موضوع پر آپ سے بات کرنا چاہیں کر لیں اور اپنا اظہار خیال کر سکیں۔ یہ بچوں کے لیے بے حد ضروری ہوتا ہے اور اس سے والدین کا تعلق بچوں کے ساتھ مضبوط ہوتا ہے۔

ویسے تو ہر ہی عمر کے بچے اپنی عزت نفس کے حوالے سے حساس ہوتے ہیں لیکن اس عمر میں یہ خاص طور پر ہوتا ہے۔ ان کی عزت نفس کو ٹھیس پہنچا کر آپ کبھی بھی ان کی درست تربیت نہیں کر سکتے۔ مثلاً ان کے مشورے یا خیال کو ایک دم رد کر دینا، دوسروں کے سامنے ان کو ڈانٹ دینا یا جھڑک دینا، ان کی پرسنل باتیں دوسروں سے شئیر کرنا وغیرہ۔ یہ رویے نا صرف ان کی شخصیت پر منفی اثرات مرتب کریں گے، آپ سے ساتھ ان کے تعلق کو خراب کریں گے بلکہ ان کے اعتماد کو بھی ٹھیس پہنچائیں گے اور ان کی خود اعتمادی متاثر ہو گی۔

والدین اپنی خاص دعاؤں میں اپنے اور تمام بچوں کو شامل رکھیں، اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے اور ان کو ہدایت پر رکھے۔ آمین

جزاک اللہ خیر

آمنہ کامران ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk